بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴
خطبہ نمبر ۲۳

ٹیلیفون نمبر ۲۹

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم بدھ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۳۰ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ - ۱۶ وفا ۱۳۴۸ہش - ۱۶ جولائی ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۶۳

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۵ وفا - مری سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کل پونے دو بجے بعد دوپہر بخیریت مری پہنچ گئے - الحمدللہ -

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - ثم الحمدللہ -

● مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی مربی سلسلہ احمدیہ (ریٹائرڈ) کئی دنوں سے شدید بیمار ہیں - انہیں علاج کی غرض سے لاہور لے جایا گیا ہے - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے - آمین -

---

● مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل کی طبیعت اکثر خراب رہتی ہے - بعض اوقات دل کا دورہ بھی پڑتا ہے - سر بھی چکراتا رہتا ہے اور بہت کمزوری محسوس ہوتی ہے - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے - آمین -

---

● مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے ناظر بیت المال (آمد) بعض احمدی جماعتوں کے دورہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں - امید ہے کہ ۲۱ ماہِ وفا (جولائی) تک واپسی ہوگی -

---

● ربوہ — کل شام کو چھ بجے یہاں پر موسمِ برسات کی پہلی بارش ہوئی جو کم و بیش آدھ گھنٹہ تک جاری رہی - اس کے بعد بھی وقفہ وقفہ سے بوندا باندی ہوتی رہی - بارش کی وجہ سے موسم خوشگوار ہو گیا ہے -

---

● مکرم نائب وکیل التبشیر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰ جولائی کو مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب اور مورخہ ۲۳ جولائی کو مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اور مکرم مرزا محمد ادریس صاحب بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام کے لئے روانہ ہو رہے ہیں - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو -

---

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب آج ربوہ تشریف لا رہے ہیں

ربوہ ۱۵ وفا - محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ و وکیل التبشیر جو کہ اشاعتِ اسلام کی توسیع و ترقی کے سلسلے میں ترکی اور یوگوسلاویہ کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے آج مورخہ ۱۵ وفا (جولائی) بروز منگل بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچ رہے ہیں - امید ہے کہ آج شام کو آپ ربوہ تشریف لے آئیں گے -

مقامی احباب محترم صاحبزادہ صاحب کے استقبال کے لئے آج سات بجے شام بسوں کے پرانے اڈہ (نزد مسجد مبارک) پر تشریف لے آئیں -

(نائب وکیل التبشیر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ قبولیتِ دعا میں ہمارے اندیشہ اور خواہش کے تابع نہیں ہے

دعا میں جب کوئی جزو مُضر ہوتا ہے تو وہ دعا قبول نہیں ہوتی

"میرے ساتھ میرے مولیٰ کریم کا صاف وعدہ ہے کہ اُجِیْبُ کُلَّ دُعَآئِکَ - مگر مَیں خوب سمجھتا ہوں کہ کُل سے مراد یہ ہے کہ جن کے نہ سُننے سے ضرر پہنچتا ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ تربیت اور اصلاح چاہتا ہے تو ردّ کرنا ہی اجابتِ دعا ہوتا ہے - بعض اوقات انسان کسی دعا میں ناکام رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دعا ردّ کر دی حالانکہ خدا تعالیٰ اُس کی دعا کو سُن لیتا ہے اور وہ اجابت بصورت ردّ ہی ہوتی ہے کیونکہ اُس کے لئے در پردہ اور حقیقت میں بہتری اور بھلائی اُس کے ردّ ہی میں ہوتی ہے - انسان چونکہ کوتاہ بین اور دُور اندیش نہیں بلکہ ظاہر پرست ہے اس لئے اس کو مناسب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے اور وہ بظاہر اس کے مفید مطلب نتیجہ خیز نہ ہو تو خدا پر بدظن نہ ہو کہ اُس نے میری دعا نہیں سُنی - وہ تو ہر ایک کی دعا سُنتا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ فرماتا ہے - راز اور بھید یہی ہوتا ہے کہ داعی کے لئے خیر اور بھلائی ردِّ دعا ہی میں ہوتی ہے -

دعا کا اصول یہی ہے - اللہ تعالیٰ قبولِ دعا میں ہمارے اندیشہ اور خواہش کے تابع نہیں ہوتا ہے - دیکھو بچے کس قدر اپنی ماؤں کو پیارے ہوتے ہیں اور وہ چاہتی ہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے لیکن اگر بچے بیہودہ طور پر اصرار کریں اور رو رو کر تیز چاقو یا آگ کا روشن اور چمکتا ہوا انگارا مانگیں تو کیا ماں باوجود سچی محبّت اور حقیقی دلسوزی کے کبھی گوارا کرے گی کہ اس کا بچّہ آگ کا انگارا لے کر ہاتھ جلا لے یا چاقو کی تیز دھار پر ہاتھ مار کر ہاتھ کاٹ لے؟ ہرگز نہیں - اسی اصول سے اجابتِ دعا کا اصول سمجھ سکتے ہیں - مَیں خود اس امر میں ایک تجربہ رکھتا ہوں کہ جب دعا میں کوئی جزو مُضر ہوتا ہے تو وہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوتی ہے - یہ بات خوب سمجھ میں آ سکتی ہے کہ ہمارا علم یقینی اور صحیح نہیں ہوتا - بہت سے کام ہم نہایت خوشی سے مبارک سمجھ کر کرتے ہیں اور اپنے خیال میں اُن کا نتیجہ بہت ہی مبارک خیال کرتے ہیں مگر انجام کار وہ ایک غم اور مصیبت ہو کر چمٹ جاتا ہے - غرض یہ کہ خواہشاتِ انسانی سب پر صاد نہیں کر سکتے کہ سب صحیح ہیں - چونکہ انسان سہو اور نسیان سے مرکّب ہے اسلئے ہونا چاہیئے اور ہوتا ہے کہ بعض خواہش مُضر ہوتی ہے - اور اگر اللہ تعالیٰ اُس کو منظور کر لے تو یہ امر منصبِ رحمت کے صریح خلاف ہے -" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۰۶-۱۰۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

دُنیا میں بہترین نفع رساں اقتصادی نظام صرف وہی ہے جسے قرآن کریم نے پیش کیا

اس اعلیٰ و ارفع نظام میں سب انسانوں کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے اور کسی کی بھی حق تلفی نہیں کی گئی

اس کے بالمقابل دُنیا کے دوسرے سب نظام ناقص ہیں اور کسی نہ کسی رنگ میں ظالمانہ اور غیر منصفانہ ہیں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ ماہِ ہجرت ۱۳۴۸ھش - بمقام مسجد مُبارک - ربوہ

(مرتبہ: مکرّم مولوی سُلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ (البیّنہ آیت ۶)

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۔ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۔ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (الزخرف آیت ۳۳)

اس کے بعد فرمایا:-

کل مجھے فمِ معدہ کی سوزش کی وجہ سے بہت تکلیف رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج کافی افاقہ ہے مگر طبیعت کی علالت اور گرمی کی شدت مختصر خطبہ چاہتی ہے۔ مَیں کوشش کروں گا کہ اختصار کے ساتھ اپنے چند پچھلے خطبات کے سلسلہ مضمون کو بیان کروں جو بیچ میں رہ گیا تھا۔ ان خطبات میں مَیں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی خالص اور حقیقی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور

سچّی پرستش گیارہ تقاضے انسان سے کرتی ہے

جس آیت مَیں نے اپنے اس مضمون کی بُنیاد بنائی تھی اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد ہوں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے یہ تقاضے پُورے ہونے چاہئیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی ہر حرکت و سکون اور انسان کے ہر عمل اور انسان کے ہر شعبۂ زندگی کے ساتھ ان تقاضوں کا تعلق ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد جیسا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ادا نہیں ہو سکتے جب تک کہ ان کی ادائیگی میں ان گیارہ تقاضوں کا خیال نہ رکھا جائے اور جب تک ان میں یہ گیارہ خصوصیات نہ پائی جائیں۔

آج مَیں ایک شعبۂ زندگی کو لیکر کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ انسان کے

اقتصادی تعلقات ہیں

سورہ زخرف کی جو آیت مَیں نے آج تلاوت کی ہے اس میں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے بڑی وضاحت سے اس پر روشنی ڈالی ہے یہ مضمون بیان ہُوا ہے کہ صحیح اور نفع رساں اقتصادی نظام صرف وہ نظام ہے جسے قرآنِ کریم پیش کرتا ہے۔ اس آیہ شریفہ سے پہلے منکرینِ اسلام یا یوں کہنا چاہیئے کہ کفارِ مکّہ یا اس وقت جو قوم کے سردار تھے ان کا یہ اعتراض بیان ہُوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کو مکّہ اور طائف کے بڑے بڑے رؤوساء میں سے کسی رئیس پر کیوں نہ اُتارا تاکہ وہ اپنی دُنیوی وجاہت اور دولت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے پیغام کو زیادہ اچھی طرح سُنا سکتا اور ہم لوگ (یعنی کفارِ مکّہ اور اعتراض کرنے والے) اس کی بات کی طرف زیادہ کان دھرتے بجائے اس کے کہ ایک یتیم اور بیکس اور بے ہُنر اُمّی کو منتخب کیا اور اس پر قرآنِ کریم کو نازل کر دیا۔ وہ قرآنِ کریم جس کے متعلق دعویٰ یہ ہے کہ وہ ایک عظیم کتاب ہے۔ عظیم کتاب کو ایک عظیم انسان پر اُترنا چاہیئے تھا۔ یہ جاہلانہ اعتراض پیش ہوا تو اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک اصولی صداقت کو بیان کیا جس میں اس اعتراض کا جواب بھی آ جاتا ہے اور ایک بُنیادی اور اصولی صداقت پر بحث بھی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآنِ کریم کا نزول اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین اور افضل الرسل بنا کر دُنیا کی طرف مبعوث کرنا جس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ کرنا کہ وہ اپنی صفات کی بہترین تجلّیات نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ظاہر کرے گا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نتیجہ میں ہے۔ یہ کسی انسان اور خصوصاً اس زمانہ کے انسان کا حق نہیں تھا جو گمراہی اور ضلالت اور فساد میں اپنی انتہاء کو پہنچا ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت بندہ کے ظلم اور فساد کو دیکھ کر جوش میں آئی اور اس نے یہ جلوہ دکھایا جو حسین تر اور اعلیٰ تر اور ارفع تر تھا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کام کے لئے منتخب کیا اور اپنے حُسن کا پُورا جلوہ آپ پر چڑھا دیا

اور اپنے احسان کی پوری قوت اپنی ظلیت میں آپ کے اندر ودیعت کر دی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام بنی نوع انسان کی طرف ایک کامل انسان اور ایک محسنِ اعظم کی حیثیت میں مبعوث کیا۔ رحمت کا یہ جلوہ اتنا عظیم تھا کہ ایسا جلوہ انسان نے نہ کبھی دیکھا اور نہ دیکھے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے اپنی

رحمت کا ایک عظیم جلوہ

تم پر ظاہر کیا اور تم یہ اعتراض کرتے ہو کہ رحمت کا یہ جلوہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے جو تمہاری نگاہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتا کیوں ظاہر ہوا ہے کسی بڑے رئیس کے ذریعہ سے کیوں ظاہر نہیں ہوا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ اصولی صداقت بیان کی کہ اَھُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّکَ کیا قسام ازل کی رحمتوں کی تقسیم وہ کر سکتے ہیں۔ وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک انسان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو آگے تقسیم کرے۔ یہ انسان کے اختیار میں نہیں۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ رُوحانی دُنیا کے ساتھ تعلق رکھنے والی رحمتیں جو ہیں وہ تو ایک طرف رہیں وہ رحمتیں جن کا تعلق اس دنیوی زندگی کی معیشت کے سامانوں کے ساتھ ہے ان کی تقسیم بھی وہ نہیں کر سکتے۔ وہ تقسیم بھی اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ اور جس رنگ میں اُس نے ان کو تقسیم کیا ہے ایک معمولی عقل والے انسان کو بھی نظر آتا ہے کہ وہ مجموعی طور پر انسان کے اختیار سے باہر ہے۔ اور وہ تقسیم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دنیوی معیشت اور دنیوی زندگی کے سامانوں کی تقسیم ہم نے اس رنگ میں کی ہے کہ ہم نے ہر انسان کی قوت اور استعداد مختلف بنا دی ہے۔ ہر طبیعت کا میلان ہم نے مختلف بنا دیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کو بوجھ اُٹھانے کی طاقت عطا کی ہے۔ قادیان میں ایک سکھ مزدور تھا وہ بہت زیادہ بوجھ اُٹھانے کی اہلیت رکھتا تھا۔ وہ اتنی طاقت رکھتا تھا کہ پانچ چھ من بوجھ اُٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا تھا اور دوسروں سے دوگنی تگنی مزدوری لیا کرتا تھا۔ اب اُسے یہ طاقت ملا وامل یا کسی زید بکر نے نہیں دی تھی اُسے یہ طاقت اللہ تعالیٰ ہی نے دی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے قوت اور استعداد اپنی مرضی سے جتنی چاہی ہے کسی کو دی ہے اور یہ چیز ایسی ہے جو انسان کے اختیار سے باہر ہے یعنی قوت اور استعداد کی تقسیم کفارِ مکہ کے ہاتھ میں نہیں اور نہ کسی اَور انسان کے ہاتھ میں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان قوتوں کے نتیجہ میں

اقتصادی تفاوت

پیدا ہو گیا۔ ایک کو اللہ تعالیٰ نے بڑی زبردست انتظامی قوت دی اور تجارتی سُوجھ بُوجھ عطا کی۔ اس نے کروڑوں روپیہ کی ایک انڈسٹری کو منظم کر لیا اور اس طرح کروڑ پتی بن گیا۔ اس کے مقابلہ میں ایک مزدور ہے جو چھ من یا سات من بوجھ اُٹھاتا ہے وہ گو دوسروں سے زیادہ اُجرت لے رہا ہوتا ہے لیکن بہرحال پہلے شخص کی طرح اس کے پاس زیادہ دولت نہیں ہوتی۔ جب وہ بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے پاس علاج معالجہ کے لئے کوئی پیسہ نہیں ہوتا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری تقسیم کی اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے حقوق کو قائم کیا ہے جب ایک بندہ جس کے پاس زیادہ دولت نہیں بیمار ہو جاتا ہے تو ہم خود اس کے ذمہ دار بن جاتے ہیں ہم اس کے علاج اور دواؤں کا انتظام کرتے ہیں۔ ہم نے اقتصادی نظام ہی ایسا بنا دیا ہے کہ دُنیا میں اس قسم کا انتظام ہوتا ہے۔

پھر چونکہ

اقتصادی نظام کے نتیجہ میں

دنیوی سامانوں یا پیداوار کی تقسیم مشتبہ ہو سکتی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسکے ساتھ قوت اور استعداد دونوں کو شامل کر کے انسان کو کہا کہ ان چیزوں پر بحیثیت مجموعی نظر ڈالو پھر تم اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ تمہارے اختیار میں یہ بات نہیں کہ تم کسی کو جتنی چاہو طاقت قوت اور استعداد دیدو اور اس کے نتیجہ میں معاشی زندگی میں اور اقتصادی لحاظ سے تفاوت پیدا ہو جائے جس کے دُور کرنے کا پھر تم سامان کرو۔ غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے دیکھو ہم نے بعض کو بعض قوتیں دی ہیں اور بعض دوسرے انسانوں کو کچھ اَور قوتیں دی ہیں۔ کسی کی طبیعت میں کوئی ہُنر رکھ دیا ہے اور کسی کی فطرت میں ایک دوسرا میلان پیدا کر دیا ہے۔ اور جب اس بات کا نتیجہ نکلتا ہے تو ہمیں نظر آتا ہے کہ کوئی تو دولت مند ہو گیا اور کوئی درویش فقیر اور نادار بن گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ سارا نظام اس لئے نہیں ہے کہ تم میں سے بعض بعض کو حقارت کی نگاہ سے دیکھیں لِیَتَّخِذَ بَعْضُھُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّا بلکہ اس چیز سے ہم منع کرتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔ لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ (الحجرات آیت ۱۲)

یہ تفاوت ہم نے اس لئے رکھا ہے

کہ بعض بعض کے لئے کاربرار اور خادم بن جائیں۔ کسی کو ایک خاص قسم کی قوت اور استعداد دینا اور دوسرے کو وہ قوت اور استعداد نہ دینا بلکہ اس کی بجائے کوئی اَور قوت اور استعداد دینا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اللہ تعالیٰ بعض کو معزز اور بعض کو حقیر بنانا چاہتا ہے بلکہ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس نے انسان کو باہمی معاشرہ میں تمدنی زندگی گزارنے والی مخلوق بنایا۔ اس کی راہ میں آسانی پیدا کرنے کے لئے اور ہر ایک کو دوسرے کا خادم بنانے کے لئے اس نے یہ انتظام کیا کہ اس نے مختلف قوتوں اور مختلف استعدادوں کے ساتھ اس کو پیدا کیا اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ صرف ایک پر ہی سارا بوجھ نہیں پڑتا۔ آپ کو بھی عادت پڑ گئی ہے اور مجھے بھی یہ عادت ہو گئی ہے کہ ہم سوچتے ہی نہیں کہ فردِ واحد کو تو چھوڑو اگر ایک خاندان کو بھی اپنے سارے کام خود کرنے پڑتے تو دُنیا ایک عذاب بن جاتی۔ اس خاندان کے افراد مثلاً خود رُوئی اُگاتے۔ خود چُنائی کرتے۔ خود ہی کاتتے اور خود ہی اس کا کپڑا بناتے تا وہ اپنا ننگ ڈھانک سکیں۔ پھر دوسری مختلف اجناس ہیں وہ اجناس بھی وہ خود اُگاتے۔ مثلاً وہ خود گندم اُگاتے۔ پھر اس کے لئے محنت کرتے۔ پھر خود ہی اس کو کاٹتے۔ خود ہی گہائی کرتے خود ہی اُڑاتے اور پھر خود ہی گھر میں دانے لاتے۔ انہیں صاف کرتے۔ پھر ان کو خود ہی چکی سے پیستے۔ پھر آٹا کو گوندھتے اور اس سے روٹی بناتے۔ اسیطرح کی ہماری سینکڑوں ضرورتیں ہیں۔ کچھ تو ان میں سے جائز ضرورتیں ہیں اور کچھ ہمیں عادتیں پڑی ہوئی ہیں اور وہ عادتیں ہمارے لئے ضرورت کی شکل اختیار کر جاتی ہیں۔ سینکڑوں کام ہیں جو دوسرے لوگ ہمارے لئے کر رہے ہیں۔ کپڑے کی ضروریات ہیں۔ مثلاً پگڑی کے لئے ململ چاہیئے۔ کھدر کی پگڑی پہنیں تو میرے جیسے آدمی

کو سارا دن سردرد ہی ہوتی رہے۔ بہت کم لوگ اس کے وزن کو برداشت کرسکیں پھر عورت کا اپنا مزاج ہے اور مرد کا اپنا مزاج ہے۔ پھر رنگ ہیں۔ گھر کی ایک لڑکی ایک رنگ کو پسند کرتی ہے۔ دوسری لڑکی دوسرے رنگ کو پسند کرتی ہے غرض ہزار قسم کے کام ہیں۔ اگر کسی خاندان کے افراد کو وہ سب کام خود ہی کرنے پڑتے تو یہ دنیا انسان کے لئے جہنم بن جاتی

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے تمہیں تمہارے آرام کے لئے مختلف قوتیں اور مختلف استعدادیں دی ہیں تا

تم ایک دوسرے کے خادم بنو

ایک دوسرے کے کاربار بنو۔ اور ایک کے اوپر ہی سارا بوجھ نہ آپڑے اور اس طرح پر بنی آدم کی مہمات اور اس کے روحانی اور جسمانی کاموں میں آسانی پیدا ہو جائے مثلاً روحانی کام یہ ہے کہ انسان رات کو اٹھ کر عبادت کرتا ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اندھیرے میں نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ اب چاہے دیا ہی ہو یا بجلی کی روشنی اس میں بہرحال دوسروں کی مدد کی ضرورت پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان باتوں کی حکمت۔ اور فلسفہ کو سمجھتے نہیں اور جس غرض کے لئے یہ تمام کارخانہ مختلف قوتوں اور استعدادوں کا بنایا ہے۔ اس کے نتیجہ میں تم اپنے آپ کو خادم سمجھنے کی بجائے آقا سمجھنے لگ جاتے ہو۔ اور ایک دوسرے کو حقارت اور استہزاء سے دیکھنے لگ جاتے ہو۔ لیکن ہم تم کو یہ بتاتے ہیں کہ

رَحْمَتُ رَبِّکَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ

اس میں بڑے لطیف پیرایہ میں

اسلام کے اقتصادی نظام کی فوقیت

دوسرے تمام اقتصادی نظاموں پر کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ظالمانہ اور مفسدانہ اور غافلانہ نظام معیشت اور اقتصادیات تم اپنے سرمایہ یا وحشیانہ قوت سے دنیا میں قائم کرنا چاہتے ہو اس کی نسبت رَحْمَتُ رَبِّکَ خَیْرٌ تمہارے رب کی رحمت بہتر ہے۔ اس آیت سے پہلے قرآن کریم کا ذکر آیا ہے جس کی وجہ سے اعتراض ہوا تھا اسی کی طرف یہاں اشارہ کیا گیا ہے۔ اور رَحْمَتُ رَبِّکَ سے مراد یہ ہے کہ قرآن کریم اس کی تعلیم اور ہدایت زیادہ تر نفع رساں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ مَیں اس وقت اپنے الفاظ میں وہ تفسیر بیان کرونگا۔ اور ایک دو تین کرکے بیان کردوں گا تاکہ جو مختلف پہلو ہیں وہ نمایاں ہو جائیں۔ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے الفاظ میرے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ

۱۔ انسان کی فطرت اور طبیعت میں یہ ہے کہ وہ مل جل کے زندگی گزارے۔ اور ایک دوسرے کی مدد اور معاونت کے بغیر اس کا کوئی کام انجام پذیر نہیں ہوسکتا جیسا کہ مَیں نے ابھی مختصراً اشارہ کیا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کی مدد اور ایک دوسرے کے تعاون کی ضرورت ہے۔

۲۔ اگر ہمیں ایک دوسرے کی مدد معاونت اور تعاون کی ضرورت ہے تو اس کے نتیجہ میں لقیناً ہمیں ایک دوسرے سے معاملہ کرنا پڑے گا۔

۳۔ جب ہم ایک دوسرے سے معاملہ کریں گے تو پھر

معاوضہ کا سوال

پیدا ہو جائیگا۔ اگر کسی کا وقت لیا ہے تو یہ سوال پیدا ہوگا کہ اس کو اجرت کتنی دینی ہے اور اگر اس کی مثلاً کپڑا بننے کی استعداد نے ہماری مدد کی ہے تو یہ سوال پیدا ہوگا کہ اس کی قیمت کیا دینی ہے۔ غرض معاونت کے نتیجہ میں معاوضہ کی ادائیگی کا سوال پیدا ہو جاتا ہے۔

۴۔ اب ایک اقتصادی سوال ہے۔ لیکن دنیادار دنیا میں غرق ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے غافل ہوتا ہے۔ اس لئے یہ خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اگر اس معاوضہ کی ادائیگی کو انسان پر ہی چھوڑا جائے۔ تو حقوق تلف ہو جائیں گے۔ اور یہ خطرہ معمولی نہیں بلکہ بڑا بھاری خطرہ ہے۔ چونکہ انسان اکثر غفلت کے پردوں میں اپنی زندگی کے دن گزارتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو تلاش کرنے کے لئے کوشش نہیں کرتا۔ اس لئے انسان کی عقل اور اس کی قوتِ منتظمہ پر اس معاملہ کو چھوڑنے کے نتیجہ میں ایک بھاری خطرہ پیدا ہو جائے گا کہ بہت سوں کے حقوق تلف ہو جائیں گے۔ ان حقوق کو تلف ہونے سے بچانے کے لئے ایک ایسے منصفانہ قانون کی ضرورت ہے جو حق وصداقت پر قائم ہونے کی وجہ سے انسان کو ظلم اور تعدی اور بغض اور فساد اور غفلت من اللہ سے روکتا ہے تا انسانی معاشرہ اور نظام اقتصادیات میں ابتری اور فساد واقع نہ ہو۔ پس چونکہ حقوق کے تلف ہونے کا خطرہ تھا اس لئے اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے ہماری عقل بھی یہ کہتی ہے کہ ایک ایسا قانون ہونا چاہیئے۔ جو انصاف اور حق وصداقت پر قائم ہو اور انسان کو ظلم کی راہیں اختیار کرنے اور تعدی کی راہیں اختیار کرنے۔ بغض وفساد کی راہیں اختیار کرنے اور اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والی راہوں کو اختیار کرنے سے روکے۔ اس کے بغیر صحیح اور ہر ایک کی تسلی کرنے والا نظام زندگی یا نظام اقتصادیات قائم نہیں کیا جاسکتا

۵۔ معاشی اور نظام زندگی اور معاد اور

فلاح اخروی کا تمام مدار انصاف اور خدا شناسی پر ہے

دونوں چیزوں کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ اکٹھا رکھتا ہے۔ یعنی حقوق العباد اور حقوق اللہ دونوں اکٹھے ہی رکھے گئے ہیں۔ کیونکہ اصل غرض حقوق اللہ کی ادائیگی ہے اللہ کو راضی کرنا ہے۔ اور اس کی ایک راہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے جو حقوق قائم کئے ہیں ان حقوق کو ادا کیا جائے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کیا جائے۔ غرض اس دنیوی زندگی۔ دنیوی حیات کا نظام اور اخروی مسرتوں کا حصول اور اخروی فلاح ہر دو کا مدار انصاف پر ہے اور خدا شناسی پر ہے۔ جب تک معرفت نہ ہو اور جب تک اس معرفت کے نتیجہ میں انصاف کو صحیح اصول پر قائم نہ کیا جائے اس وقت تک نہ اخروی زندگی کی خوشیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔ اور نہ یہ دنیا جنت بن سکتی ہے۔ یہاں بھی عذاب اور دکھ اور رنج اور تکلیف ہوگی اور وہاں بھی اللہ ہی حافظ ہے۔

۶۔ اس لئے انصاف اور خدا ترسی کو مضبوطی سے قائم کرنے کے لئے ایسا قانون چاہیئے جو عدل وانصاف کی باریک راہیں بتلاتا ہو اور عرفان ومعرفت الٰہی کے حقائق پوری صحت اور وضاحت سے بیان کرتا ہو۔

۷۔ اس قانون کا بنانے والا وہ ہونا چاہیئے جو سہو وخطا اور ظلم وتعدی سے بالکل پاک ہو اور جو اپنی ذات میں صاحب عظمت اور صاحب عزت واحترام ہو تاکہ اس کی عظمت اور عزت کی وجہ سے ایک عقل مند انسان بڑی بشاشت سے اس قانون کو قبول کرے غرض یہ قانون ایسا ہونا چاہیئے۔ جو عدل کے تمام تقاضے جو انصاف کے تمام تقاضے۔ جو

حقوق اللہ کی ادائیگی کے تمام تقاضے

اور جو حقوق العباد کی ادائیگی کے تمام تقاضے پورے کرنے والا ہو۔ اور پھر بنانا بھی اس ہستی کی طرف سے ہو جو انسان کی نگاہ میں سہو وخطا اور ظلم وتعدی سے پاک ہو اور اس کی اپنی عزت اور عظمت اور جلال اتنا ہو کہ اس کے نتیجہ میں انسان اس کے بنائے ہوئے قانون کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو۔

۸۔ آٹھویں چیز اس آیت میں جو بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ایسی ہستی اللہ تعالیٰ ہی کی ہستی ہے جو تمام عظمتوں کا مالک اور تمام عزتوں کا سرچشمہ ہے جو تمام صفاتِ حسنہ سے متصف اور تمام کمزوریوں اور نقائص سے پاک اور منزہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور شریعت ہی انسان کو

ایک کامل اور منصفانہ نظامِ معیشت

اور نظامِ اقتصادیت عطا کر سکتی ہے۔ رَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ اور دنیوی مال و متاع جمع کرنے کے لئے جو نظام دنیوی لوگ بناتے ہیں وہ اس کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ وہ انسان کو تسلی دلانے والے نہیں ہیں۔ اور رَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا اعلان کیا کہ اسلام کا نظام سب دیگر نظاموں سے ارفع و اعلیٰ ہے جس میں سب انسانوں کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے اور کسی کی بھی حق تلفی نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس دنیا کے سب دوسرے نظام ناقص اور انسانی حقوق کی حفاظت سے قاصر اور کسی نہ کسی رنگ میں ظالمانہ اور غیر منصفانہ ہیں۔

ہم مختلف اقتصادی نظاموں پر جب نگاہ ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں اصولی طور پر دو قسم کے نظام ہیں

ایک نظام وہ ہیں جن کی بنیاد مذہب پر رکھی گئی ہے۔ اور ایک نظام وہ ہیں جن کی بنیاد لامذہبیت پر رکھی گئی ہے۔ جن نظاموں کی بنیاد بظاہر مذہب پر رکھی گئی ہے وہ بھی ظالمانہ ہیں۔ اس وقت میں کسی مذہب کا نام نہیں لینا چاہتا۔ لیکن ایک مذہب جس کے ماننے والے اس وقت دنیا میں بڑا ہی اثر اور رسوخ رکھتے ہیں۔ اس میں یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص تیرے مذہب سے تعلق نہیں رکھتا اس کا مال غصب کرنا خواہ وہ کسی ذریعہ سے ہو کسی حیلہ سے ہو جائز ہے۔ یہ ان کا ایک اقتصادی اصول ہے۔ اقتصادیات میں۔ پیداوار کے مسائل ہیں کہ چیزیں کس طرح پیدا کی جا سکتی ہیں۔ یا تقسیم پیداوار کے مسائل ہیں کہ آگے ان چیزوں کو کس طرح سب میں تقسیم کرنا چاہیئے۔ اس مذہب کے اقتصادی نظام کی بنیاد اس بات پر ہے کہ جو تیرے مذہب کو مانتا نہیں اس کا مال کھانا جائز ہے۔ اسی طرح بعض دوسرے مذاہب ہیں وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ اور شرمندگی کے یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے مذہب کا یہ اصول ہے کہ جس شخص کا ہمارے مذہب کے اس حصّہ سے تعلق ہے وہ ہمارے نزدیک بڑا ذلیل ہے اور حقیر اور باوجودیکہ اس کا تعلق ہمارے مذہب کے ساتھ ہے۔ ہمارے مذہب نے اس کے کوئی حقوق تسلیم نہیں کئے ان کا مال کھا لینا جائز ہے۔

غرض اقتصادی نظام کی بنیاد اسلام سے باہر چاہے مذہب پر ہو تب بھی ہمیں ظالمانہ نظر آتی ہے۔ کم از کم وہ ایسی نظر نہیں آتی۔ جو تمام انسانوں کے اقتصادی حقوق کی حفاظت کرنے والی ہو۔

دوسری قسم کا اقتصادی نظام

ہمیں وہ نظر آتا ہے جو لامذہبیت کی بنیاد پر قائم ہے اور اس کی دو نمایاں شکلیں ہمارے سامنے ہیں۔ ایک کو ہم سرمایہ داری کا نام دیتے ہیں اور ایک کو ہم اشتراکیت کا نام دیتے ہیں۔ یہ دونوں اقتصادی نظام لامذہبیت کی بنیادوں پر قائم ہیں۔ یعنی ان کا یہ دعویٰ نہیں کہ ان اصول کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت دنیا میں رائج کیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا اس سے کیا تعلق۔ ہم کماتے ہیں اور پیدا کرتے ہیں۔ ہم جس طرح چاہیں پیداوار کو آگے تقسیم کریں اور جس طرح چاہیں کریں آگے جو شکلیں نکلتی ہیں وہ بھی ظالمانہ ہوتی ہیں۔

اب دیکھو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایک فقرہ رَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ میں بڑی وضاحت سے یہ اعلان کیا کہ جو اقتصادی نظام اسلام دنیا کے سامنے رکھ رہا ہے۔ دنیا کا کوئی اور اقتصادی نظام نفع رسانی میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ویسے اس کے ماننے والے اپنے دل کی خواہشات کے مطابق اس کی خوبیاں بیان کرتے رہیں۔ تو اور بات ہے لیکن ٹھوس دلائل کے ساتھ کوئی نظام اس بات کو ثابت نہیں کر سکتا کہ اس نے انسانیت کے حقوق کی (ان کے کسی ایک حصّہ کو نہیں) اسی طرح حفاظت کی ہے جس طرح اسلام نے تمام انسانوں کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔

پس صرف یہ بات نہیں کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اسلام کا اقتصادی نظام بہترین ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے برانگِ دہل یہ اعلان کیا ہے کہ جو نظام قرآن کریم کو نازل کرنے والے خدا کی طرف سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا کی طرف آیا ہے۔ وہی انسان کے لئے اقتصادیات کا بہترین نظام ہے۔ اور وہ تمام انسانوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ کسی کی حق تلفی نہیں ہونے دیتا اور اسلام کا یہ دعویٰ اس لئے ہے کہ

اسلام کا اقتصادی نظام

عبادت کے ان گیارہ تقاضوں کو پورا کرنے والا ہے۔ جن کی طرف مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کے الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے۔

آج تو تمہید ہی بیان ہوئی ہے۔ آگے میں بیان کروں گا انشاءاللہ کہ اسلام کا اقتصادی نظام عبادت کے گیارہ تقاضوں کو کس طرح پورا کرتا ہے۔ اور اگر کسی تقاضا کے متعلق کوئی بنیادی بات نظر آتی ہے۔ تو قرآن کریم نے اس کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ جبکہ اسلام جو کام کرتا ہے جو دعوےٰ کرتا ہے جو اعلان کرتا ہے جو بات کرتا ہے۔ وہ حقیقی عبادت کی خصوصیتوں اور اس کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ اس لئے وہ اسلام کے اقتصادی نظام کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس ۲ اگست تا ۲۲ اگست

الفضل کے ذریعہ احمدی بچیوں اور خواتین کو علم ہو گیا ہوگا کہ اس سال فضلِ عمر درس القرآن ۲ اگست سے ۲۲ اگست تک منعقد ہوگی۔ طالبات کے داخلہ کے لئے فارم چھپوایا گیا ہے۔ جو دفتر لجنہ کو لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں۔ لیکن بے ضرورت نہ منگوائیں۔ وہ طالبات جو اس سال میٹرک اور ایف۔ اے کے امتحانوں سے فارغ ہو جائیں گی۔ وہ ضرور اس کلاس میں شرکت کریں۔ اس طرح سیکنڈ ایئر اور فورتھ ایئر کی طالبات بھی۔ اس سال کلاس بھی تھوڑے عرصہ کے لئے لگ رہی ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ بچیوں اور خواتین کو شرکت کرنی چاہیئے۔ ہر لجنہ کوشش کرے کہ اس کی لجنہ سے کوئی نہ کوئی ضرور آئے۔ آنے والیوں کی اطلاع جولائی کے وسط تک آ جانی چاہیئے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ)

لازمی چندہ جات کی ترسیل کے ساتھ تفصیل چندہ جات ضرور بھجوائی جائے (ناظر بیت المال احمد)

بزرگانِ اسلام

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ

— از مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ —

امام دارقطنی چوتھی صدی ہجری کے نہایت ممتاز علماء میں سے ہیں۔ آپ ۳۰۶ ہجری مطابق ۹۱۹ء عیسوی میں بغداد شہر کے محلہ دارالقطن میں پیدا ہوئے قطن عربی زبان میں روئی کو کہتے ہیں دارالقطن روئی کی منڈی تھی جہاں آپ کی جائے رہائش تھی۔ اسی وجہ سے دارقطنی کے نام سے مشہور رہیں۔ آپ کا نام علی بن عمر اور کنیت ابوالحسن ہے۔

دارقطنی اپنے وقت کے یگانہ عالم تھے۔ علم حدیث میں امام کا بلند مقام آپ کو حاصل ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم بغداد میں حاصل کرنے کے بعد مزید تحصیل علم وفنون کے لئے اس وقت کے مشہور علمی مراکز کوفہ۔ بصرہ۔ شام اور مصر کا سفر کیا۔

آپ کے علمی فیض سے بڑے بڑے مشہور علماء مستفیض ہوئے۔ چنانچہ آپ کے شاگردوں میں حافظ ابونعیم۔ ابوبکر برقانی۔ جوہری۔ قاضی ابوالطیب۔ طبری حاکم اور ابوعبداللہ نیشاپوری جیسے ممتاز علماء اور محدث شامل ہیں۔

امام دارقطنی نے علم حدیث میں چالیس کتابیں تالیف کیں۔ جن میں سے اکثر نایاب ہیں۔ آپ کی مشہور کتاب سنن دارقطنی ہے جو مستند اور اس لحاظ سے یگانہ تالیف ہے کہ اس میں راویوں کے ناموں اور طبقات کی خوب تحقیق کی گئی ہے۔

امام دارقطنی کا مرتبہ اس سے ظاہر ہے کہ آپ نے صحیح بخاری پر بھی تعاقب کیا ہے اور ان کی تنقید پر کسی کو کلام نہیں۔

حدیث کے علاوہ دیگر متعدد اور متنوع علوم میں بھی آپ کامل مہارت رکھتے تھے اسماء الرجال اور معرفت علل الحدیث میں بے نظیر تھے۔ چنانچہ خطیب حاکم اور اس فن کے دیگر اماموں نے ان کی فضیلت کی شہادت دی ہے علم فقہ میں بھی آپ کو کامل دسترس حاصل تھی۔ علم تجوید میں بھی آپ کو بلند مقام حاصل تھا۔ ادب اور شعر سے بھی خوب واقف تھے۔ چنانچہ بہت سے شاعروں کے دیوان آپ کو ازبر یاد تھے۔

آپ کی اعلیٰ درجہ کی قوتِ حافظہ کے بہت سے واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔ ایک واقعہ یہ ہے کہ جوانی کے زمانہ میں آپ اسماعیل صفار کے درس میں شامل ہوا کرتے تھے۔ ایک دن صفار موصوف ان کو احادیث لکھوا رہے تھے۔ جب احادیث لکھوا چکے تو انہوں نے دارقطنی سے مخاطب ہو کر کہا کہ تمہارا سماع درست نہیں۔ کیونکہ تم لکھنے میں ایسے مشغول رہتے ہو کہ حدیث کو اچھی طرح نہیں سمجھتے۔ اس پر دارقطنی نے عرض کیا کہ جناب کو یاد ہے کہ اس وقت آپ نے کتنی حدیثیں لکھوائی ہیں۔ صفار نے فرمایا مجھ کو تو یاد نہیں۔ دارقطنی نے عرض کیا کہ آپ نے ۱۸ حدیثیں لکھوائی ہیں۔ اور پھر تمام کی سندوں کے راویوں کے نام اول سے آخر تک معہ متن حدیث ان کو حفظ پڑھ کر سنا دیئے۔ صفار اور تمام اہل مجلس ان کی قوت حافظہ پر حیران رہ گئے۔

آپ کے علم وفضل اور غیر معمولی ذہانت و حافظہ کی بناء پر آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے اپنے جیسا کوئی دوسرا شخص دیکھا ہے۔ تو آپ خاموش ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا اور پھر قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی۔

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى (سورہ النجم ع۲)

یعنی اپنی جانوں کو پاک مت قرار دو متقیوں کو اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

وفیات الاعیان کے مصنف لکھتے ہیں:

قَالَ الْحَافِظُ عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ سَعِيْدٍ اَحْسَنُ النَّاسِ كَلَامًا عَلٰى حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلِيُّ الْمَدِيْنِيُّ فِيْ وَقْتِهِ۔ وَمُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ فِيْ وَقْتِهِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِيْ وَقْتِهِ (وفیات الاعیان)

یعنی حافظ بن عبدالغنی بن سعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرنے کے اعتبار سے تین اشخاص بہترین ہیں (۱) علی بن المدینی اپنے وقت میں ۲۔ موسےٰ بن ہارون اپنے وقت اور ۳۔ دارقطنی اپنے وقت میں

دارقطنی کی امتیازی شان

حضرت امام دارقطنی کی امتیازی شان یہ ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب سنن دارقطنی میں حضرت امام محمد بن علی الباقر سے یہ مشہور روایت بیان کی ہے کہ

اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْخَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

(دارقطنی ص۱۸۸)

یعنی ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں۔ جب سے زمین و آسمان کی بنیاد ڈالی گئی وہ نشان کسی مامور۔ مرسل اور نبی کے لئے ظہور میں نہیں آئے اور وہ نشان یہ ہیں کہ چاند کا اپنی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں اور سورج کا اپنے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں رمضان کے مہینہ میں گرہن ہوگا۔

یہ عظیم الشان نشان ۱۳۱۱ ہجری مطابق ۱۸۹۴ء میں اس وقت پورا ہوا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سخت تکذیب ہوئی۔ یہ عظیم القدر نشان لفظ بلفظ نہایت آب و تاب سے پورا ہوا اور بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوا۔

حقیقتاً حضرت امام دارقطنی کے لئے یہ امر جائے فخر ہے کہ انہوں نے ایسی حدیث اپنی کتاب میں لکھی جو تیرہ سو سال کے بعد بڑی شان سے پوری ہوئی۔

دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۸ ذیقعدہ ۳۸۵ ہجری مطابق ۹۹۵ عیسوی بغداد میں ہوئی۔

حافظ ابونصر بن ماکولا لکھتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دارقطنی کا حال فرشتوں سے دریافت کرتا ہوں۔ اور پوچھتا ہوں کہ آخرت میں دارقطنی کے ساتھ کیا معاملہ گزرا تو فرشتوں نے جواب دیا۔ کہ جنت میں ان کا لقب امام ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

خالد اور تشحیذ کے خریداران متوجہ ہوں

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ

رسالہ خالد اور تشحیذ سے متعلق بعض شکایات ایسی موصول ہوتی ہیں کہ بعض احباب نے رسالہ کا چندہ ادا کر دیا۔ لیکن رسالہ جاری نہیں ہوا۔ یا وقتاً فوقتاً بعض رسالے نہیں ملتے رہے۔ جب بھی ایسی شکایات موصول ہوتی ہیں۔ فوری طور پر چھان بین کے بعد جائز شکایات کا ازالہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ ابھی تک بعض دوستوں کی شکایات کا ازالہ نہ ہوا ہو اس لئے میں تمام ایسے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ جن کو خالد یا تشحیذ کی ترسیل سے متعلق شکایت ہو براہ راست مجھے اپنی شکایات سے مطلع فرمائیں اور یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جملہ شکایات کی چھان بین کروائی جائے گی۔ اور جلد از جلد ازالہ کی کوشش کی جائے گی۔ اسی طرح اگر دفتر کی غلطی سے کسی خریدار کو کچھ رسالے نہیں ملے تو انہیں ہرگز مالی نقصان نہیں پہنچنے دیا جائے گا۔ اور ان کی خواہش کے مطابق یا تو گزشتہ نہ ملنے والے رسالے بھجوا دیئے جائیں گے۔ یا ان کا عرصہ خریداری اسی حد تک آگے بڑھا دیا جائے گا۔

واقفین زندگی طلباء متوجہ ہوں

جو واقفین زندگی طلباء اس سال میٹرک ایف۔اے۔ بی۔اے۔ ایم۔اے وغیرہ کے امتحانات دے رہے ہیں یا دے چکے ہیں فوری طور پر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ذکر الٰہی اور اس کی برکات

ذکر کے معنی یاد کرنے کے ہیں۔ ذکر اللہ کے معنے ہیں خدا تعالےٰ کو یاد کرنا خدائی صفات کو اپنے سامنے رکھنا۔ اور بالخصوص زبان سے بار بار یاد کرنا۔ اور ان کا دل سے اقرار کرنا اور اس کی طاقتوں اور قدرتوں پر غور کرنا ذکر ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا یعنی اے میرے بندے صبح شام میرا ذکر کر۔ حضرت رسول اکرم فرماتے ہیں۔ "کہ جس مجلس میں خدا تعالےٰ کا ذکر ہو رہا ہو۔ اس کو چاروں طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہیں۔ اور خدا کی رحمت نازل کرتے ہیں۔

ترمذی کی حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو سب سے بہتر اور پسندیدہ ہو اور سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بھی بہتر ہو۔ اور اس سے بہتر ہو۔ کہ کوئی جہاد کے لئے جائے اور دشمنوں کو قتل کرے۔ اور خود بھی شہید ہو جائے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمائیے۔ آپ نے کہا کہ وہ اللہ کا ذکر ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ذکر الٰہی کا درجہ بہت بلند ہے۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جہاد سے بھی اس کا درجہ بلند ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں اسے بھی بڑھ کر ہے۔ وجہ یہ کہ ذکر الٰہی جہاد کی ترغیب دیتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روحانیت کا کمال حاصل کرنے کے لئے نوافل پر زور دینا چاہیئے۔ حقیقی ذکر اللہ چار ہیں ۱۔ نماز قرآن کریم کا پڑھنا۔ اللہ تعالےٰ کی صفات کا بیان تکرار سے اور ان کا اقرار کرنا۔ خدا تعالےٰ کی صفات کو علیحدہ بیان کرنا۔

ذکر کے متعلق احتیاطیں

رسول کریم فرماتے ہیں۔ کبھی اتنا ذکر نہ کرو۔ کہ دل ملول ہو جائے ایسے وقت میں ذکر نہیں کرنا چاہیئے۔ جبکہ دل مطمئن نہ ہو۔ انسان کا جسم جتنا بوجھ برداشت کرے۔ اتنا ہی اس پر ڈالنا چاہیئے۔

ذکر الٰہی کے بارہ ۱۲ فوائد

۱۔ ذکر کرنے سے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ ذکر کرنے سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے

۳۔ ذکر کرنے والے کو اللہ تعالےٰ اپنا دوست بنا لیتا ہے۔ اور اس دنیا میں اسے اپنی بارگاہ میں یاد کرتا ہے۔ خدا کا یاد کرنا یہی کہ وہ اپنے حضور باریابی بخشتا ہے۔

۴۔ اللہ کے ذکر سے انسان بدیوں سے رکتا ہے۔ ارشاد ہے۔ حضرت رسول اکرمؐ کو خدا تعالےٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے تجھ کو خدا نے جو کتاب دی ہے وہ لوگوں کو پڑھ کر سنا۔ اور نماز کو قائم کر کہ نماز بدیوں اور برائیوں سے روکتی ہے

۵۔ ذکر سے دل مضبوط ہوتا ہے اور مقابلہ کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔

۶۔ ذکر کرنے والا انسان ہر مقصد میں کامیاب ہوگا۔ بشرطیکہ سچے دل سے ذکر الٰہی کرے۔

۷۔ حضرت رسول کریم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سات آدمیوں کے سر پر خدا کا سایہ ہوگا۔ ان میں ایک خدا کا ذکر والا ہوگا۔

۸۔ ذکر کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

۹۔ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جو تکبیر و تحمید و تسبیح میں لگا رہتا ہے۔ اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۱۰۔ عقل تیز ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ زمین کو آسمان کی پیدائش اور دن رات کے اختلاف میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ مگر انہی لوگوں کے لئے جو عقل والے ہوں۔ پھر بتایا عقل والے لوگ وہ ہوتے ہیں۔ جو خدا کا ذکر کرتے ہیں اور اس کے کاموں پر فکر کرتے ہیں معروف رہتے ہیں

۱۱۔ تقوےٰ پیدا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جب دل ہی دل میں میرا ذکر کرتا ہے۔"

تو میں اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ مثلاً جب انسان کہتا ہے کہ سبحان اللہ پاک ہے تو اے اللہ۔ تو خدا تعالیٰ بھی اس بندہ کی نسبت کہتا ہے۔ کہ تجھے بھی پاکی حاصل ہو

۱۲۔ محبت الٰہی بڑھتی ہے۔ کیونکہ انسان کا قاعدہ ہے کہ جس چیز سے اسے تعلق ہے۔ اس سے انس پیدا ہو جاتا ہے۔ جس شہر گاؤں یا گلی میں رہتا ہو۔ اس کو جگہ سے انس ہو جاتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالےٰ کا بار بار ذکر کرنے سے دل میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

نوٹ:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے لیکچر ذکر الٰہی میں تفصیل سے ان امور پر روشنی ڈالی ہے (شیخ نعمت الرحمن آف سرگودہا)

تاریخ احمدیت

حضرت مسیح موعود کا عشق قرآن مجید

(حضرت مسیح موعود کی) "شادی کے بعد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراضات کے غور و فکر کرنے کی مہم شروع ہوتی ہے۔ اس مہم کو سر کرنے اور معاندین اسلام کے دعووں کا ابطال کرنے نیز خدا تعالےٰ سے براہ راست تعلق قائم کر کے اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے آپ علاوہ دعاؤں کے قرآن مجید کا کثرت سے مطالعہ فرماتے تھے۔ بلکہ سب سے زیادہ انہماک آپ کو ان دنوں قرآن مجید کے مطالعہ میں ہی تھا۔ حتیٰ کہ بعض دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ اس زمانہ میں ہم نے آپ کو جب بھی دیکھا قرآن ہی پڑھتے دیکھا۔ . . . حضور چودہ پندرہ سال کی عمر میں سارا دن قرآن شریف ہی پڑھتے تھے اور حاشیہ پر نوٹ لکھتے رہتے تھے اور مرزا غلام مرتضےٰ صاحب فرماتے کہ یہ کسی سے غرض نہیں رکھتا۔ سارا دن مسجد میں رہتا ہے۔ اور قرآن پڑھتا رہتا ہے"۔ (روایات صحابہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۳)

"ابتدائی زمانہ کے متعلق حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضور قرآن مجید کے علاوہ بخاری۔ مثنوی رومی۔ دلائل الخیرات تذکرۃ الاولیاء۔ فتوح الغیب اور سفر السعادت پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے۔ مگر بہر حال اکثر توجہ قرآن مجید کے مطالعہ کی طرف تھی۔ آپ کے پاس ایک قرآن تھا۔ اسکو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے تھے۔ میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ شاید ہزار مرتبہ (۱۰۰۰) اس کو پڑھا ہو۔ یہ مطالعہ سطحی نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ آپ قرآن مجید کے لفظ لفظ کی باریکیوں تک پہنچنے کے لئے یہاں تک گہرا غور و خوض کرتے۔ کہ دنیا جہان سے بیگانہ ہو کر قرآن مجید کی وسعتوں میں گم ہو جاتے۔

تلاوت قرآن مجید آپ کا اکثر معمول تھا کہ آپ گھر سے باہر اپنے اوپر چادر لپیٹے رکھتے اور صرف اتنا چہرہ کھلا رکھتے۔ جس سے راستہ نظر آئے۔ جب کچہری (سیالکوٹ) سے فارغ ہو کر واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لاتے۔ تو دروازہ بند کر لیتے اور قرآن شریف کی تلاوت اور ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے . . . . . چنانچہ ایک سراغ رساں گروہ نے . . . . . بچشم خود دیکھا کہ آپ مصلے پر رونق افروز ہیں اور قرآن شریف ہاتھ میں ہے اور نہایت عاجزی اور رقت اور الحاح و زاری اور کرب و بلا سے دست بدعا ہیں کہ "یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو تو ہی سمجھائے گا۔ تو میں سمجھ سکتا ہوں . . . . . قرآن مجید پڑھتے پڑھتے بعض وقت سجدہ میں گر جاتے اور لمبے لمبے سجدے کرتے اور یہاں تک روتے کہ زمین تر ہو جاتی" (تاریخ احمدیت) (مرسلہ حاجی محمد ابراہیم خلیل دارالصدر ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ احسان (جون) کا چندہ ارسال کریں

ماہ جون ختم ہو چکا ہے۔ قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ ماہ جون کا چندہ خدام سے وصول کر کے جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں۔ رقوم بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ آنی چاہئیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

حیاتِ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

اللہ تعالیٰ پر توکّل کرنے کے کرشمے!

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جموں میں جاگدہ نام ایک ہندو پنساری تھا۔ وہ مجھ سے ہمیشہ نصیحتاً کہا کرتا تھا کہ ہر مہینہ میں ایک سو روپیہ آپ ضرور انداز کر لیا کریں۔ یہاں مشکلات پیش آجاتی ہیں۔ میں ہمیشہ یہی کہہ دیا کرتا ایسے خیالات کرنا اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے ہم پر انشاء اللہ تعالیٰ کبھی مشکلات نہ آئیں گے۔ جس دن میں وہاں سے علیحدہ ہوا ہوں۔ اس دن وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا کہ آج شائد آپ کو میری نصیحت یاد آئی ہوگی۔ میں نے کہا میں تمہاری نصیحت کو جیسا پہلے حقارت سے دیکھتا تھا آج بھی ویسا ہی حقارت سے دیکھتا ہوں۔ ابھی وہ مجھ سے باتیں ہی کر رہا تھا کہ خزانہ سے چار سو اسی (۴۸۰) روپے میرے پاس آئے کہ یہ آپ کی اِن دنوں کی تنخواہ ہے۔ اس پنساری نے افسروں کو گالی دے کر کہا کہ کیا اندھیر ہے تم پر نالش تھوڑا ہی کرنے لگا تھا۔ ابھی وہ اپنے غصہ کو فرو نہ کرنے پایا تھا کہ ایک رانی صاحبہ نے میرے پاس بہت سا روپیہ بھجوایا اور کہا کہ اس وقت ہمارے پاس اس سے زیادہ روپیہ نہ تھا یہ ہمارے جیب خرچ کا روپیہ ہے جس قدر اس وقت موجود تھا سب کا سب حاضر خدمت ہے۔ پھر تو اس کا غضب بہت ہی بڑھ گیا۔ مجھ کو ایک شخص کا ایک لاکھ پچانوے ہزار روپیہ دینا تھا۔ اس پنساری نے اس طرف اشارہ کیا کہ بھلا یہ تو ہوا جن کا آپ کو قریباً دو لاکھ روپیہ دینا ہے وہ آپ کو بدوں اس کے کہ اپنا اطمینان کر لیں کیسے جانے دیں گے۔ اتنے میں انہیں کا آدمی آیا اور بڑے ادب سے ہاتھ باندھ کر کہنے لگا کہ میرے پاس ابھی تار آیا ہے۔ میرے آقا فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کو تو جانا ہے ان کے پاس روپیہ نہ ہوگا۔ اس لئے تم ان کا سب سامان گھر جانے کا کر دو۔ اور جس قدر روپیہ کی ان کو ضرورت ہو دے دو۔ اور اسباب کو اگر وہ ساتھ نہ لے جا سکیں تو تم اپنے اہتمام سے بحفاظت پہنچوا دو۔ میں نے کہا کہ مجھ کو روپیہ کی ضرورت نہیں خزانہ سے بھی روپیہ آگیا ہے اور ایک رانی نے بھی بھیج دیا ہے۔ میرے پاس روپیہ کافی سے زیادہ ہے اور اسباب میں سب ساتھ ہی لے جاؤں گا۔ غالباً اس وقت میرے پاس بارہ سو یا اس سے بھی کچھ زیادہ روپیہ آگیا تھا۔ وہ ہندو پنساری کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ پرمیشر کے یہاں بھی کچھ لحاظ داری ہی ہوتی ہے ہم لوگ صبح سے شام تک کیسے کیسے دکھ اٹھاتے ہیں تب کہیں بڑی دقت سے روپیہ کا مونہہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے بھلا اور تو ہوا اس احمق کو دیکھو اپنے روپیہ کا مطالبہ تو نہ کیا اور دینے کو تیار ہو گیا۔ میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ دلوں کو جانتا ہے ہم اس کا روپیہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت ہی جلد ادا کر دیں گے۔ تم ان بھیدوں کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ بھیرہ میں پہنچ کر میرا ارادہ ہوا کہ میں ایک بہت بڑے پیمانہ پر شفاخانہ کھولوں اور ایک عالیشان مکان بنا لوں۔ وہاں میں نے ایک مکان بنایا۔ ابھی وہ ناتمام ہی تھا اور غالباً سات ہزار روپیہ اس پر خرچ ہونے پایا تھا کہ میں کسی ضرورت کے سبب لاہور آیا اور میرا جی چاہا کہ حضرت صاحب کو بھی دیکھوں۔ اس واسطے میں قادیان آیا۔ چونکہ بھیرہ میں بڑے پیمانہ پر عمارت کا کام شروع تھا اس لئے میں نے واپسی کا یکہ کرایہ کیا تھا۔ یہاں آکر حضرت صاحب سے ملا اور ارادہ کیا کہ آپ سے ابھی اجازت لے کر رخصت ہوں آپ نے اثنائے گفتگو میں مجھ سے فرمایا کہ اب تو آپ فارغ ہو گئے۔ میں نے کہا ہاں اب تو میں فارغ ہی ہوں۔ یکہ والے سے میں نے کہہ دیا کہ اب تم چلے جاؤ آج اجازت لینا مناسب نہیں کل پرسوں اجازت لیں گے۔ اگلے روز آپ نے فرمایا کہ آپ کو اکیلے رہنے میں تو تکلیف ہوگی آپ اپنی ایک بیوی کو بلوا لیں۔ میں حسب الارشاد بیوی کے بلانے کے لئے خط لکھ دیا اور یہ بھی لکھ دیا کہ ابھی میں شائد جلد نہ آسکوں اس لئے عمارت کا کام بند کر دیں۔ جب میری بیوی آگئی تو آپ نے فرمایا کہ آپ کو کتابوں کا بڑا شوق ہے لہٰذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ اپنا کتب خانہ منگوا لیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد فرمایا کہ دوسری بیوی آپ کا مزاج شناس اور پرانی ہے۔ آپ اس کو ضرور بلا لیں۔ لیکن مولوی عبدالکریم صاحب سے فرمایا کہ مجھ کو نورالدین کے متعلق الہام ہوا ہے اور وہ شعر حریری میں موجود ہے۔

لاتصبوا الی الوطن

فیہ تہان وتمتحن

خدا تعالیٰ کے بھی عجیب تصرفات ہوتے ہیں۔ میری واہمہ اور خواب میں بھی پھر مجھے وطن کا خیال نہ آیا۔ پھر تو ہم قادیان کے ہو گئے۔

⁂

معاصرین سے

اے گرفتار ابوبکرؓ و علیؓ

لکھنؤ ۲۴ راپریل آج سٹی مجسٹریٹ مسٹری۔ ڈی ان ٹنڈن نے ایک حکم جاری کر کے شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے جس سے دو مہینہ کے لئے شہر میں کسی عام جگہ پر پانچ سے زائد افراد کا اکٹھا ہونا اینٹیں گلے جمع کرنا۔ لاٹھی یا ہتھیار لے کر نکلنا۔ نعرے لگانا جلوس نکالنا اور لاؤڈ سپیکر کا استعمال ممنوع ہو گیا ہے۔

یہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ کیسی؟ یقیناً اقلیت کے خلاف کسی تشدد کی سن گن ملی ہوگی یا کوئی جھگڑا کمیونسٹ اور جن سنگھ پارٹیوں کے درمیان کھڑا ہو گیا ہوگا۔ کہ انہیں چیزوں کی تو گرم بازاری ہے۔ بلکہ ایک پرانے محاورہ میں بم پھٹی ہوئی ہے۔ جی نہیں یہ کچھ نہیں۔ ایک خدا ایک رسولؐ کے ماننے والوں، ایک کلمۂ توحید و رسالت کے پڑھنے والوں، ایک ہی قرآن پر ایمان رکھنے والوں میں ہے۔ بعض کو بعض کے خلاف۔ کسی تابوت یا ضریح کے سلسلے میں جلال آگیا۔ اور آپس میں سر پھٹول شروع ہو گئی۔ ایک پولیس سب انسپکٹر سنا ہے کہ سخت زخمی ہوئے۔ اور فریقین کی گرفتاریاں شروع ہو گئیں۔

شاباش اے مجاہدو! دم داعیہ تو ایسا ہو! ملک کے گوشہ گوشہ میں فرقہ وارانہ بلوے اور ہنگامے اقلیت کے خلاف ہوتے ہیں تو ہوا کریں، شمال و جنوب مشرق و مغرب میں اقلیت کے خلاف آگ لگا رہے تو بلا سے۔ مفسدوں اور ظالموں کو نوٹس دے دیجئے کہ آپ کی کرم فرمائی کی ضرورت کیا ہم خود آپس میں جان ماری اور باہمی جان و مال کی غارت گری کے لئے کافی ہیں۔

(صدق جدید ۹ رمئی ۱۹۶۹ء)

آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

لوک سبھا میں ۱۵ رمئی کو کچھ دلچسپ فرقہ وارانہ بیانات اور معلومات ذبیحہ گاؤ اور اس کی بندش کے سلسلہ میں:-

جن سنگھ کے ممبروں نے کہا کہ گاؤ کشی پر پابندی لگنا چاہیئے۔ جب تک کمیونسٹ اور بی ایس پی اور ڈی ایم کے کچھ ممبران نے زور دیا کہ کوئی پابندی نہ لگنا چاہیئے۔

وزارت خوراک کے وزیر مملکت مسٹر شنڈے نے بتایا کہ حکومت بنگال اور حکومت کیرالا دونوں نے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ گاؤ کشی پر پابندی نہیں لگائیں گی ... آئینی پوزیشن بالکل صاف ہے سپریم کورٹ نے کہہ دیا ہے کہ گاؤ کشی پر مکمل پابندی بالکل غیر ضروری پابندی ہوگی۔

مسٹر کنڈاین نے کہا کہ دہلی ہندوستان کی راجدھانی ہے۔ دہلی میں گاؤ کشی پر پابندی لگا کر اس کے نام کو داغدار نہ کیا جائے جو لوگ گائے کا گوشت کھانے کے عادی ہیں۔ ان کو گائے کا گوشت کھانے سے نہ روکا جائے۔ اگر میں گائے کا گوشت کھاؤں اور کچھ لوگ مجھے ہندو تسلیم کرنے سے انکار کر دیں۔ تو میں ان کی پروا نہیں کروں گا۔ مرکز کو چاہیئے کہ دہلی ایڈمنسٹریشن کو مطلع کر دے کہ وہ دہلی میں مختلف ملکوں اور ریاستوں کے لوگوں کی آبادی کا خیال رکھے اور دہلی کے کردار کے اس پہلو کو داغدار نہ کرے۔

مسٹر ہیم برجا نے کہا کہ ہندوستان کے ۳۲ فی صدی آبادی گائے کا گوشت کھاتی ہے اس پر پابندی گوشت کی تجارت کرنے والوں اور گوشت کھانے والوں کے بنیادی حقوق میں مداخلت ہوگی۔

اور جن حقیقتوں پر اس دلچسپ مباحثہ سے روشنی پڑی وہ تو خیر پڑی ہی باقی بڑی بات یہ ہوئی کہ

(۱) سرکاری اعلان ہو گیا کہ کم سے کم دو ریاستی سرکاریں (بنگال اور کیرالا) ختم گاؤ کشی کی کھلم کھلا مخالف ہیں۔

(۲) ایک عادل ممبر نے اعلان کر دیا کہ ملک کی ۳۲ فی صدی آبادی گائے کے گوشت کی عادی ہے۔ اور کوئی حکومت اتنی بڑی آبادی کو اس کی پسندیدہ غذا سے کیوں کر محروم کر سکتی ہے؟

(صدق جدید ۳۰ رمئی ۱۹۶۹ء)

صدقات برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

مندرجہ ذیل احباب نے ۶/۶۹ ا تا ۶/۶۹ ۳۰ نادار مریضان کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ احباب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ والسلام

(ڈاکٹر) مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱ - خاکسار مرزا منور احمد فضل عمر ہسپتال ربوہ ۵ — ۰۰
۲ - سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ پشاور ۷ — ۰۰
۳ - 〃 〃 〃 گنج مغلپورہ ۱۷ — ۰۰
۴ - 〃 〃 〃 سیمنٹ ورکس روہڑی ۵ — ۰۰
۵ - 〃 〃 〃 سلطانپورہ لاہور ۵ — ۵۰
۶ - حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ ۱۰ — ۰۰
۷ - ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ ۸۰ — ۰۰
۸ - سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ ۲۱ — ۰۰
۹ - میاں محمد شریف صاحب گوجرانوالہ ۲۵ — ۰۰
۱۰ - خان محمد صاحب 〃 ۵ — ۰۰
۱۱ - ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب 〃 ۱۵ — ۰۰
۱۲ - عبدالباسط خان صاحب سول لائنز گوجرانوالہ ۲۱۵ — ۰۰
۱۳ - سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور ۱۶ — ۰۰
۱۴ - مقبول خانم صاحبہ اہلیہ کیپٹن ظہور احمد صاحب مرحوم راولپنڈی ۵ — ۰۰
۱۵ - سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ دارالرحمت شرقی ربوہ ۱۰ — ۰۸
۱۶ - چوہدری محمد انور صاحب چک جمرہ ۲۳ — ۰۰
۱۷ - ایم۔ اے رشید صاحب بھوجی لاہور از حضرت رسول کریم وصحابہ کرام و خود ۲۵ — ۰۰
۱۸ - کرنل نعیم حشمت صاحب راولپنڈی ۱۰۰ — ۰۰
۱۹ - شریف احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اسلام آباد ۱۰ — ۰۰
۲۰ - فقیر محمد صاحب سکردو ۵ — ۰۰
۲۱ - مولوی محمد الدین صاحب پنشنر ربوہ ۵ — ۰۰
۲۲ - محکم الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ باڈہ ۱۱ — ۵۰
۲۳ - فیض محمد خان صاحب 〃 〃 نواب شاہ ۳۰ — ۰۰
۲۴ - غلام رسول صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ملتان شہر ۱۵ — ۰۰
۲۵ - محمد عاشق صاحب امین جماعت احمدیہ ساہیوال ۸۵ — ۰۰
۲۶ - عبدالغفور صاحب سیکرٹری مال دارالنصر غربی ربوہ ۵۰ — ۰۰
۲۷ - بیگم طیبہ اکرام صاحب سکندر آباد میانوالی ۱۰ — ۰۰
۲۸ - سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ ۴۳ — ۰۰
۲۹ - 〃 〃 〃 کراچی ۱۲ — ۰۰
۳۰ - چوہدری ذوالفقار احمد صاحب بذریعہ چوہدری شبیر احمد ۲۰ — ۰۰
۳۱ - ڈاکٹر امتیاز حسین صاحب پاکپتن ربوہ ۵ — ۰۰
۳۲ - چوہدری فیض اسلم صاحب بذریعہ چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال ربوہ ۴۰ — ۰۰
۳۳ - اہلیہ صاحبہ ملک عبدالرحیم صاحب چنیوٹ ۱۰ — ۰۰
۳۴ - چوہدری عطاء اللہ صاحب سرانی ضلع حیدرآباد ۱۸ — ۰۰
۳۵ - شریف احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ مصری شاہ لاہور ۶ — ۰۰
۳۶ - استانی میمونہ صاحبہ دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ ۵ — ۰۰
۳۷ - محمد اکرم صاحب سیکرٹری مال بھاگووال ۶ — ۰۰
۳۸ - ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ۵۰ — ۰۰
۳۸ - بیگم صاحبہ سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰ — ۰۰
۳۹ - چوہدری محمد اشرف صاحب شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ ۵۰ — ۰۰
۴۰ - رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ فتح محمد صاحب ہانڈو ۱۰ — ۰۰
۴۱ - زہرہ بی بی صاحبہ بنت عنایت اللہ صاحب 〃 ۵ — ۰۰
۴۲ - سکینہ عثمان صاحبہ باب الابواب ربوہ ۲۵ — ۰۰
۴۳ - ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی لاہور ۵ — ۰۰
۴۴ - وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ ۱۰۰ — ۰۰
۴۵ - ڈاکٹر نصیرہ نزہت صاحبہ ساہیوال ۵ — ۰۰
۴۶ - امیر جماعت احمدیہ جھنگ صدر ۱۴ — ۰۰
۴۷ - بیگم انتظار حسین صاحب کراچی ۵ — ۰۰
۴۸ - بیگم ملک نذیر احمد صاحب 〃 ۱۰ — ۰۰
۴۹ - حامدہ عفت ضیاء صاحبہ 〃 ۱۱ — ۰۰
۵۰ - بشریٰ محمود نواز صاحبہ 〃 ۵۰ — ۰۰
۵۱ - بشریٰ لطیف چغتائی صاحبہ 〃 ۵۰ — ۰۰
۵۲ - بیگم عبدالجلیل خان صاحب 〃 ۵ — ۰۰
۵۳ - احمد علی صاحب نیل کوٹ چاہ بھاگووالہ ۵ — ۰۰
۵۴ - شیخ انوار رسول صاحب سول لائن لاہور ۱۰ — ۰۰
۵۵ - میجر منظور احمد صاحب لاہور چھاؤنی ۱۰ — ۰۰
۵۶ - شیخ محمد حسن صاحب سول لائن لاہور ۳۰ — ۰۰
۵۷ - شیخ مشتاق احمد صاحب حافظ آباد ۱۰۰ — ۰۰
۵۸ - احباب جماعت احمدیہ مرید کے ضلع شیخوپورہ ۱۵ — ۰۰
۵۹ - 〃 〃 〃 ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۵ — ۰۰
۶۰ - لجنہ اماء اللہ ساہیوال ۱۰ — ۰۰
۶۱ - مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۱۰ — ۰۰
۶۲ - چوہدری محمد اکرم خاں صاحب حیدرآباد ۱۰۰ — ۰۰
۶۳ - چوہدری عبدالرحمان صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ ۱۰ — ۰۰
۶۴ - بابو اللہ بخش صاحب 〃 ۵ — ۰۰
۶۵ - مظفر احمد صاحب آف لنڈن 〃 ۷۰ — ۰۰
۶۶ - عبدالرشید صاحب سومنٹ مرچنٹ 〃 ۱۱ — ۰۰
۶۷ - بیگم محمد اکبر صاحب 〃 ۵ — ۰۰
۶۸ - سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ لائل پور ۱۲ — ۷۵
۶۹ - مختار احمد صاحب بذریعہ دفتر لجنہ مرکزیہ ربوہ ۵ — ۰۰
۷۰ - فتح علی صاحب چک ۹۴ سرگودہا ۱۰ — ۰۰
۷۱ - جاوید احمد صاحب 〃 〃 ۲۵ — ۰۰
۷۲ - فتح بی بی صاحبہ 〃 〃 ۱۰ — ۰۰
۷۳ - محمد شفیع صاحب چنیوٹ ۵ — ۰۰
۷۴ - سلیم اختر صاحبہ اہلیہ چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ سرگودہا ۱۰ — ۰۰
۷۵ - چوہدری رشید احمد صاحب سرگودہا ۱۰ — ۰۰
۷۶ - مبارک احمد صاحب پراچہ 〃 ۱۰ — ۰۰
۷۷ - ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب دارالبرکات ربوہ ۵ — ۰۰
۷۸ - سیدہ ثروت C/O ڈاکٹر ایس ایم اکرام سیالکوٹ شہر ۵۰ — ۰۰
۷۹ - لفٹننٹ کمانڈر محمد اسلم صاحب نیول بیس چٹاگانگ ۵۰ — ۰۰
۸۰ - صبیحہ عبداللہ صاحبہ پشاور ۱۰۰ — ۰۰

(باقی)

مجلس طلبائے قدیم تعلیم الاسلام کالج ربوہ

جملہ طلبائے قدیم تعلیم الاسلام کالج کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ طلباء قدیم کی باقاعدہ تنظیم کر دی گئی ہے اور فی الحال مکرم ڈاکٹر ناصر احمد خاں پرواز صاحب صدر شعبہ اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو اس کا معتمد مقرر کیا گیا ہے۔ کالج کے تمام سابقہ طلباء سے گذارش ہے وہ مجلس کی رکنیت اور تنظیم کے سلسلہ میں مکرم ڈاکٹر صاحب سے رابطہ قائم کریں۔

وہ والدین جن کے بچے تعلیم الاسلام کالج سے فارغ التحصیل ہیں اپنے بچوں کے کوائف اور موجودہ پتوں سے ازراہ کرم ہمیں مطلع فرمائیں کہ ہم ان سے رابطہ قائم کر سکیں۔ والسلام

قائمقام پرنسپل
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تریاقِ اٹھرا ۔ اٹھرا کیلئے کورس -/۱۵ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۔ -/۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

جامعہ نصرت ربوہ کی نمایاں کامیابی
تیرہ طالبات کو وظیفہ کا حقدار قرار دیا گیا

دلی مسرت کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ خدائے تعالےٰ کے فضل وکرم سے جامعہ نصرت کی گذشتہ سال ایف۔اے کا امتحان دینے والی طالبات میں سے مندرجہ ذیل تیرہ طالبات کو وظیفہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے ۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ جامعہ نصرت کا یہ اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہو۔ اور اللہ تعالےٰ آئندہ بھی جامعہ کو بیش از پیش ترقیات سے نوازے ۔ آمین

۱ ۔ امۃ الحکیم لیقہ
۲ ۔ حمیدہ بیگم
۳ ۔ امۃ المصور
۴ ۔ امینہ خالدہ
۵ ۔ امۃ الودود
۶ ۔ قدسیہ رابعہ
۷ ۔ امتیاز بیگم
۸ ۔ نصیرہ بیگم
۹ ۔ اکرام طلعت
۱۰ ۔ مبارکہ بیگم
۱۱ ۔ سعیدہ خانم
۱۲ ۔ شاہدہ تنویر
۱۳ ۔ مبارکہ بشریٰ

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم شریف احمد صاحب معلم وقف جدید چک ۵/۳۴۵ ج ب جو بادہ ضلع مظفر گڑھ نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی مکرم مولوی اسد اللہ ظفر صاحب نے بجوار اراضی دس مرلہ محلہ دار الرحمت وسطی قطعہ ۵/۱۹ خرید کی تھی۔ اس میں سے نصف زمین میری ہے۔ یعنی اس پلاٹ کے مالک میں اور میرا بھائی مولوی اسد اللہ ظفر صاحب مرحوم نصف و نصف کے ہیں۔ لیکن زمین دفتر آبادی میں میرے بھائی صاحب مرحوم کے نام ہی الاٹ ہے

براہ کرم مذکورہ قطعہ سے پانچ مرلہ زمین میرے نام منتقل کی جائے۔ کیونکہ میرے نام انتقال کے لئے میرے بھتیجے نذیر احمد صاحب اقبال نے مجھے اپنی والدہ اور دوسرے بہن بھائیوں کی رضامندی کی تحریر آپ کے دفتر میں دی تھی۔

اگر کسی وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔
(ناظم دار القضاء ربوہ)

لجنات متوجہ ہوں

تمام عہدیداران لجنات ہائے امار اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ لجنہ مرکزیہ کے شائع شدہ لٹریچر کی اہمیت اپنے اپنے حلقہ میں ممبرات پر واضح کر کے زیادہ سے زیادہ فروخت کی کوشش کریں۔ امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہمارا فرض اولین ہے۔ مثلاً رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم اور المصابیح کا ہر گھر میں موجود ہونا لازمی ہے۔ تاکہ احمدی گھرانے فضول رسومات کی لعنت سے پاک ہو سکیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی تعلیم سے بہرہ ور ہو سکیں۔

رپورٹ کارگذاری بھی تمام لجنات کے لئے ضروری ہے خاص طور پر چھوٹی لجنات کو یہ رپورٹ منگوا کر پڑھنی چاہیئے۔ تاکہ انہیں کام کرنے کا طریقہ معلوم ہو سکے۔ باقی کتب کی اہمیت بھی مسلّم ہے۔

مندرجہ ذیل کتب دفتر لجنہ مرکزیہ میں موجود ہیں۔ زیادہ سے زیادہ کتابیں منگوا کر اپنے فرض سے عہدہ برآ ہوں۔

۱ ۔ الازہار لذوات الخمار ۔۔ ۷ ۔ غیر مجلد ۔۔ ۶ (۲) المصابیح ۵۰ ۔۔ ۱
۳ ۔ یادِ محمودؓ ۲۵ ۔۔ ۲ (۴) رپورٹ سالانہ کارگذاری -/۳ (۵) رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم ۵۰ ۔۔ ۱

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف ۲ روپے (مینیجر)

لائل پور
میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا موٹو کلاتھ پردہ کلاتھ ۔ سیٹ بستر فرشی دریاں ۔ الحکیمیں توشے ۔ جائے نماز تھوک پرچون مل سکتے ہیں
وسیم اپلسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

ہومیو پیتھی سسٹم کی ادویات کے متعلق معززین کے تجربات
بواسیر کیلئے اہم بم
"میں بواسیر کی موذی مرض میں مبتلا تھا پائلز کیور کے استعمال سے مجھے بالکل آرام آگیا اور اب معلوم تو ہے کہ یہ بیماری مجھے کبھی ہوئی ہی نہیں تھی۔ دوائی کیا تھی۔ گویا اس موذی بیماری کے لئے ریڈیم بم تھا"
(اقتباس از چٹھی مکرم میجر نذیر احمد صاحب دار الصدر ربوہ)
قیمت مکمل کورس -/۱۰ روپے ۔ نمونہ کی خوراک مفت
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۴۲ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ایک محنتی ۔ دیانتدار مخلص احمدی نوجوان کی بطور سیلزمین
ضرورت ہے
پرائمری یا مڈل پاس ہو تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی
چائینہ ڈینٹل ہمدرد سس
لنگے منڈی بازار
پانی والا تالاب نزد رنگ محل ۔ لاہور

اسلام آباد اور راولپنڈی میں جائیداد کی خرید و فروخت اور کرایہ پر لینے دینے کے خواہشمند احباب ہماری خدمات سے استفادہ کریں۔
ایکسچینج سنٹر ۔ آب پارہ ۔ اسلام آباد

ہمیشہ مضبوط قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے ۔
(مینیجر)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۲-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۲-۰۰	۴-۵۰	۴-۵۵	۵-۲۰	۶-۲۰	۷-۰۳	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۳۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۰۵	[illegible]
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۴۵	۹-۱۵															
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا	۵-۴۰	۲-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے ۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں ۔
(محمد علی ظفر ۔ مینیجر)

حبّ اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ -/۲۰ فی تولہ -/۲
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ۔ ربوہ

ہمدرد نسواں (مجرب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج، دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس (۲۰) روپے

خالد اور تشحیذ کے خریداران کو یاد دہانی

رسالہ خالد اور تشحیذ کے بہت سے خریداران کے ذمہ رسالہ کا چندہ بقایا ہے۔ اس لئے ان کی خدمت میں شعبہ اشاعت کی طرف سے چندہ بھجوانے کی یاد دہانی کروائی جا رہی ہے۔ میری تمام ایسے خریداروں سے درخواست ہے کہ جن کو شعبہ کی طرف سے یاد دہانی کروائی جائے وہ جلد از جلد اپنا چندہ خریداری مہتمم صاحب مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر رسالہ کی مالی اعانت فرمائیں یا وی پی منگوائیں۔ جواب نہ آنے کی صورت میں ایک ماہ انتظار کے بعد رسالہ بند کر دیا جائے گا۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ احسان (جون) کا چندہ جلد بھجوائیں

ماہ جون ختم ہو چکا ہے۔ قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ ماہ جون کا چندہ خدام سے وصول کر کے جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں۔ رقوم بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ آنی چاہئیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ صاحبہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست ہے (حبیب اللہ کارکن دفتر تبشیر ربوہ)

۲۔ میرے ماموں ان دنوں بیمار ہیں ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے (عبد الحکیم شاہد ۔ دار الرحمت وسطی ربوہ)

۳۔ میری پوتی بعمر گیارہ بارہ سال بیمار ہو گئی ہے اور حالت تشویشناک ہے احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ضیاء اللہ پنشنر ڈسپنسر ۔ گجرات)

۴۔ مکرم مرزا صالح علی صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا منظور احمد سیکرٹری ایریا ربوہ)

۵۔ مکرم بشیر احمد صاحب جبد لهی کی اہلیہ صاحبہ قریباً ایک ماہ سے سخت بیمار ہیں خاکسار کے بھائی مبشر احمد صاحب بھی بیمار ہیں۔
احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبد الرشید وکالت مال ثانی تحریک جدید)

۶۔ مکرم قریشی غلام احمد صاحب ریٹائرڈ ڈلینڈ ریکلیمیشن آفیسر حال مختار عام صدر انجمن احمدیہ کو گذشتہ ہفتہ دل کا حملہ ہوا تھا۔ علاج معالجہ سے بفضل تعالیٰ حالت سنبھل گئی ہے مگر کمزوری بہت ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خدا کے فضل سے
خلیل پولٹری فارم ربوہ
گھریلو اور مرغی خانہ کی ضروریات کیلئے
سینکڑوں کی تعداد میں ایک روزہ چوزے (۱۵۰ روپے سینکڑہ) تین ہفتہ کی پٹھیاں (۵۰ آنہ روپے سینکڑہ) مرغیاں بٹھانے والے انڈے ۔/۶ روپے درجن۔ سارے مغربی پاکستان میں سپلائی کر رہا ہے آپ بھی جلد چوزوں اور پٹھوں کا آرڈر بک کریں نیز جملہ ضروریات مرغی خانہ مثلاً خوراک اجزاء خوراک خشک گوشت خشک دودھ تلی کھیل اخوان ہڈی کھل نوا بغیر چھلکا، کھل تل چوکر مکئی ہیگا، ٹی ایم ۵ ویٹ پولی ٹیکہ جات رانی کھیت چیچک و کیڑے مار ادویہ وغیرہ ارزاں ریٹ پر مہیا کی جاتی ہیں۔
(مینجر)

مفت
نئی اور پرانی پیچیدہ امراض کے مریض علامات لکھ کر مشورہ مفت حاصل کریں
۶۸ مجربات کی فہرست
کارڈ آنے پر مفت
شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال ربوہ

ربوہ کا مشہور تحفہ
ہاضمون چورن رجسٹرڈ
تبخیر معدہ اور پیٹ کی ہر بیماری کا واحد علاج
تیار کردہ: نصرت دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
بلمقابل الفین محمود

باموقعہ مکان برائے فروخت یا رہن
محلہ دار النصر غربی ربوہ میں
ایک نہایت ہی باموقعہ پختہ مکان برائے
فروخت یا رہن
موجود ہے
ق ۔ معرفت روزنامہ الفضل ربوہ

سیالکوٹ
میں احمدیوں کی ۲۲ سالہ دکان۔ کالج و سکول و
سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جملہ کتب
سیپارے و سٹیشنری کے لئے
قریشی برادرز رجسٹرڈ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ شہر
کو یاد رکھیں۔
فون نمبر ۲۲۲۵ ۔ تار کا پتہ: قریشی برادرز چوک علامہ اقبال

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے
ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر مشکور فرمائیں۔
لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائل پور فون نمبر ۳۸۰۸

خریداران الفضل سے ضروری گزارش

بعض احباب اپنا ایڈریس انگریزی میں تحریر فرماتے ہیں مگر چونکہ تحریر بسا اوقات شکستہ ہوتی ہے اس لئے اسے پڑھنے میں اکثر مشکل پیش آتی ہے ازراہ کرم جو احباب اپنا پتہ تحریر فرمائیں ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنا پتہ (ایڈریس) کیپٹل حروف میں صاف اور خوشخط تحریر کیا کریں تاکہ پرچہ بھجوانے میں کوئی دقت نہ پیش آئے۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (مینجر)

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔ سالانہ چندہ صرف ۶/
(مینجر)

سٹاف نرس کی ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں ایک سٹاف نرس کی آسامی خالی ہے۔ خواہش مند کوالیفائڈ سٹاف نرسز کے لئے مرکز سلسلہ میں مرکزی ادارہ کی خدمت کا بہترین موقع ہے۔ امید ہے کہ جملہ احمدی سٹاف نرسز اس طرف متوجہ ہوں گی۔ اس کا گریڈ حسب ذیل ہے: ۲۰۰ ۔ ۱۵ ۔ ۳۲۰
درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں
(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل افسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر
الفضل
سے خط و کتابت کیا کریں۔

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

از ۹ تا ۱۵ وفا ۱۳۴۸ھ

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مری میں قریباً دو ہفتہ قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۹ وفا کو ایک بجے بعد دوپہر بذریعہ کار مری سے ربوہ تشریف لائے۔ حضرت بیگم صاحبہ محترمہ بھی حضور کے ہمراہ تشریف لائیں۔
مقامی احباب نے امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی زیر قیادت حضور کا خیر مقدم کیا۔
حضور چار روز ربوہ میں قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۱۴ وفا کی صبح کو پونے چھ بجے بذریعہ موٹر کار مری واپس تشریف لے گئے۔
ربوہ میں قیام کے دوران حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی الحمد للہ۔

۲۔ مورخہ ۱۱ وفا کو حضور نے نماز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے اپنے متعدد گزشتہ خطبات جمعہ کے تسلسل میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ اسلام کے اقتصادی نظام کو دنیوی فلسفوں پر مبنی جملہ دیگر اقتصادی نظاموں پر یہ عظیم الشان فوقیت حاصل ہے کہ یہ نظام مخلصین لہ الدین کا مصداق ہوتے ہوئے ایک ایسا بابرکت نظام ہے جس سے حقیقی عبادت کے جملہ تقاضے باحسن وجوہ پورے ہوتے ہیں اور انسان اس نظام کو کماحقہ اپنانے کے نتیجہ میں رضائے الٰہی کی جنتوں میں داخل ہونے کے قابل بن جاتا ہے۔
حضور کا یہ پر معارف خطبہ پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ خطبہ کے آخر میں حضور نے حقیقی عبادت کے پانچویں تقاضے یعنی احکام الٰہی کی کماحقہ بجا آوری اور اسلام کے اقتصادی نظام میں اس کی کارفرمائی کا ذکر کیا۔ اس کی تفصیل حضور انشاء اللہ آئندہ خطبات میں بیان فرمائیں گے۔

۳۔ ربوہ ۔۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام خدام کی سولھویں مرکزی سالانہ تربیتی کلاس ۱۱ وفا (جولائی) کو شروع ہو گئی۔ کلاس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں ایک بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا سے فرمایا۔
یہ امر قابل ذکر ہے کہ کلاس میں شرکت کے لئے ۱۱ وفا تک ۱۳۲ مجالس کے ۲۳۶ خدام پاکستان کے مختلف علاقوں سے ربوہ پہنچ چکے تھے۔ یہ تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ تین سالوں کے دوران سال بہ سال شروع ہونے والی مجالس اور خدام کی تعداد سے بہت زیادہ ہے اور ابھی بیرونی مجالس سے خدام کی آمد کا سلسلہ بعد میں بھی جاری رہا۔
حضور ایدہ اللہ نے مسجد مبارک میں نماز مغرب پڑھانے کے بعد کلاس میں شامل خدام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں یہ باور کرایا کہ وہ اللہ اور اس کے دین کے خادم ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس حیثیت کے پیش نظر ان پر بہت سی ذمہ داریاں عائد کی ہیں جنہیں پوری مستعدی اور عزم و ہمت کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے۔ اس ضمن میں حضور نے واضح فرمایا کہ جہاں دنیا کے لوگ اپنے نجی خادموں سے ظاہری صفائی اور پاکیزگی کی توقع رکھتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ اپنے خادموں سے باطنی صفائی پاکیزگی اور طہارت کا مطالبہ کرتا ہے۔
حضور نے خدام کو ان کی ایک اور اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جہاں دنیوی لوگوں کے خدمت گزار صرف ان کے اپنے نجی خادم ہوتے ہیں وہاں اللہ کا خادم ساتھ کے ساتھ اس کی مخلوق کا بھی خادم ہوتا ہے اور ہونا بھی ہے بلاتفریق و امتیاز کل مخلوق کا خادم، جاندار مخلوق کا بھی اور بے جان مخلوق کا بھی۔
حضور کا یہ بصیرت افروز خطاب ۲۰ منٹ تک جاری رہا۔ جس کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سولھویں تربیتی کلاس کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کے ساتھ عمل میں آیا۔
۔۔ تربیتی کلاس ایوان محمود میں منعقد کی جا رہی ہے۔ اور یہ ۲۵ جولائی تک جاری رہے گی۔

۴۔ لاہور ۱۱ وفا ۔ (بذریعہ ڈاک) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ارشاد فرمایا ہے:۔
"بہنوں اور بھائیوں کے خطوط کثرت سے دعا کے لئے اور میری خیریت دریافت کرنے کیلئے آتے رہتے ہیں۔ اگرچہ میں بوجہ بیماری خطوط کے جواب نہیں دے سکتی تاہم میں سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں میں سب کے لئے دعا کرتی ہوں اور انشاء اللہ دعا کرتی رہوں گی۔ سب بہنیں اور بھائی میری صحت یابی کے لئے دعا کریں"
حضرت سیدہ مدظلہا ۱۳ وفا (جولائی) کو چند دنوں کے لئے لاہور سے کراچی تشریف لے گئی ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین۔

۵ ربوہ ۔ ۳۰ احسان اور یکم وفا کی درمیانی رات محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کو دل کی تکلیف ہو گئی تھی جو اگلے روز تک جاری رہی اُس وقت سے آپ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق مکمل آرام کر رہے ہیں۔ کمزوری تاحال خاصی ہے۔
احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۶ مکرم مولوی محمد منور صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان جانے کے لئے ۱۰ ماہ وفا کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے روانہ ہوئے۔ مقامی احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور مصافحہ و معانقہ کے بعد دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔
احباب آپ کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے اور بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق ملنے کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح

مکرم حنیف احمد صاحب باجوہ ابن مکرم میجر شریف احمد صاحب شیخوپورہ کا نکاح محترمہ زبیدہ بانو صاحبہ بنت مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں کے ہمراہ بعوض مبلغ بارہ ہزار روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مورخہ ۲۲/۶/۶۹ بمقام ربوہ پڑھا۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

ربوہ میں بجلی کی رو بند ہونے کا سلسلہ

ربوہ ۱۵ جولائی۔ ربوہ میں بجلی کی رو بند ہونے کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ کل رات کو بارش کے بعد بجلی کی رو بند رہی۔ آج صبح ساڑھے سات بجے سے پھر بجلی بند ہے جس کی وجہ سے سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۲/۶۹ بروز منگل بوقت ۹ بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ (ناظر امور عامہ)

لجنہ مرکزیہ کا دوسرا امتحان ۹ نومبر میں ہوگا

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دوسرا امتحان ۹ نومبر ۱۹۶۹ء کو منعقد ہوگا۔ تمام لجنات تاریخ نوٹ کر لیں۔ اس سے پہلے غلطی سے اس امتحان کی تاریخ ماہ ستمبر شائع ہو گئی تھی۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲